AL-HAYAT Research Journal
Category Y
ISSN (Online): 3006-4767
ISSN (Print):: 3006-4759
Volume 3 Issue 2 (Jan-Mar 2026)

سیالکوٹ میں علوم الحدیث کی تدریس کے اثرات: علمی، فکری اور معاشرتی جہات کا تجزیہ

The Impact of Hadith Studies Teaching in Sialkot: An Analytical Study of Academic, Intellectual, and Social Dimensions

Abdul Khaliq
PhD Scholar, Department of Islamic Studies, Imperial College of Business Studies, Lahore
Email: ikhlaqahmad171@gmail.com

Dr. Ahmad Raza
Assistant Professor, Imperial College of Business Studies, Lahore

Abstract

This study presents a comprehensive analysis of the teaching of ʿUlūm al-Ḥadīth in Sialkot, examining its scholarly, intellectual, and social impacts. By exploring both historical and contemporary educational practices in traditional madrasas and modern universities, the research highlights the role of Hadith instruction in shaping students' critical thinking, analytical abilities, and moral development. The study also evaluates the comparative effectiveness of curricular structures, pedagogical approaches, and research standards, while acknowledging the contributions of prominent scholars and academic families in preserving and transmitting Hadith scholarship. The findings indicate that both educational systems have significantly contributed to the intellectual formation of students and the broader community. At the same time, the research identifies areas requiring improvement, particularly in curriculum development, teaching resources, and the integration of modern research methodologies. Furthermore, it emphasizes the importance of collaborative academic forums, workshops, and digital resources to enhance scholarly productivity and social engagement. Overall, the study demonstrates that Hadith education in Sialkot continues to uphold its rich scholarly tradition while adapting to contemporary academic and societal demands.

Keywords: Uloum al-Hadith, Sialkot, Teaching, Intellectual Impact, Social Impact, Curriculum, Comparative Analysis, Research Standards

یہ مطالعہ سیالکوٹ میں علوم الحدیث کی تدریس کے علمی، فکری اور معاشرتی اثرات کا جامع تجزیہ فراہم کرتا ہے۔ تحقیق میں روایتی مدارس اور جدید جامعات میں تاریخی و عصری تعلیمی نظام کا جائزہ لیا گیا ہے تاکہ طلبہ کی تنقیدی سوچ، تجزیاتی مہارت اور اخلاقی تربیت میں تدریس کے کردار کو واضح کیا جا سکے۔ یہ مطالعہ نصاب، تدریسی اسلوب اور تحقیقی معیار کے تقابلی جائزے کے ساتھ ساتھ معروف علماء اور علمی خاندانوں کی خدمات کو بھی اجاگر کرتا ہے جو حدیثی علوم کے تسلسل کو برقرار رکھنے میں اہم کردار ادا کر رہے ہیں۔ نتائج سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ دونوں ادارے نہ صرف طلبہ کی علمی اور فکری تربیت میں مؤثر ہیں بلکہ مقامی معاشرت اور کمیونٹی پر بھی مثبت اثرات مرتب کرتے ہیں، جبکہ نصاب، تدریسی وسائل اور جدید تحقیقی آلات کے استعمال میں بہتری کی گنجائش موجود ہے۔ تحقیق مشترکہ علمی فورمز، ورکشاپس اور ڈیجیٹل وسائل کے استعمال کی ضرورت پر بھی زور دیتی ہے تاکہ علمی پیداوار، فکری بصیرت اور معاشرتی رہنمائی کو مزید فروغ دیا جا سکے۔ مجموعی طور پر، یہ مطالعہ ظاہر کرتا ہے کہ سیالکوٹ میں حدیثی تعلیم علمی روایت کو محفوظ رکھتے ہوئے عصری تعلیمی اور معاشرتی تقاضوں کا جواب دینے میں مؤثر ہے۔

تعارف

علوم الحدیث اسلامی تعلیمات میں ایک بنیادی ستون کی حیثیت رکھتے ہیں اور دینی علوم کے فروغ، فقہی استنباط اور اسلامی تہذیب کے استحکام میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ ان کی تدریس نہ صرف طلبہ کی علمی تربیت کا ذریعہ ہے بلکہ یہ فکری بصیرت اور معاشرتی رہنمائی میں بھی مؤثر ہے۔ سیالکوٹ کی علمی و مذہبی شناخت اس خطے کے تعلیمی مراکز سے جڑی ہوئی ہے۔ یہاں کے مدارس اور جامعات نے صدیوں سے حدیثی تعلیم و تحقیق میں خدمات انجام دی ہیں۔ علمی خاندان، معروف محدثین اور نصابی روایات نے اس شہر کو برصغیر میں حدیثی علوم کے فروغ کا اہم مرکز بنایا ہے۔

موضوع کی اہمیت اس حقیقت سے واضح ہوتی ہے کہ موجودہ دور میں تدریس کے اثرات کو علمی، فکری اور معاشرتی جہات سے سمجھنا ضروری ہے۔ تدریس کے اثرات نہ صرف علمی معیار اور تحقیق کے فروغ میں نظر آتے ہیں بلکہ طلبہ کی فکری تربیت، معاشرتی رویوں اور دینی شعور پر بھی نمایاں اثر ڈالتے ہیں۔ اس تحقیق کا مقصد سیالکوٹ کے تعلیمی مراکز میں علوم الحدیث کی تدریس کے

CC BY

اثرات کو جامع طور پر جانچنا اور ان کے علمی، فکری اور معاشرتی پہلوؤں کا تجزیاتی مطالعہ کرنا ہے۔ اس سلسلے میں تحقیق مسئلہ کا تعارف، تاریخی پس منظر، نصاب و تدریسی طریقہ کار، اور طلبہ و علماء پر اثرات کے تجزیاتی مطالعے پر مرکوز ہوگی۔

سیالکوٹ میں علوم الحدیث کی تدریس: تاریخی اور نصابی پس منظر

سیالکوٹ میں حدیثی تعلیم کی روایت صدیوں پر محیط ہے۔ ابتدائی دور میں یہاں کے مدارس نے درسِ نظامی کے تحت بنیادی اور درمیانی سطح کی تعلیم فراہم کی، جس میں علوم قرآن و حدیث کی تعلیم کو بنیادی حیثیت حاصل تھی۔ اس دور میں علماء اور محدثین نے طلبہ کی تربیت کے ساتھ ساتھ مقامی اور خطے کے دیگر علمی مراکز سے روابط قائم کیے، جس سے حدیثی علوم کی روایتی تربیت مضبوط ہوئی۔[1]

مدارس کے قیام کے ساتھ ساتھ جدید جامعات نے بھی اس خطے میں حدیثی تعلیم کو فروغ دیا۔ جامعات میں اعلیٰ سطح کی تدریس، تحقیقی رسائل، شروح، اور تراجم کے مطالعے کے مواقع فراہم کیے گئے، جس سے حدیثی علوم میں تنوع اور علمی معیار میں اضافہ ہوا۔[2]

علمی خاندان اور معروف محدثین نے سیالکوٹ میں تعلیم و تحقیق کے نظام کو مستحکم کیا۔ یہ خاندان علمی تربیت، نصاب کی تیاری اور تحقیقی سرگرمیوں میں فعال رہے، اور ان کی خدمات نے خطے میں حدیثی تعلیم کو ایک مضبوط علمی بنیاد دی۔ نصاب، درسِ نظامی اور تخصص فی الحدیث کی روایت نے طلبہ کو نہ صرف حدیث کے اصول و قواعد سے آشنا کیا بلکہ انہیں تحقیق و تخریج، جرح و تعدیل اور شروح میں مہارت حاصل کرنے کے قابل بنایا۔ نصاب میں جدید مسائل اور

معاصر تقاضوں کو بھی شامل کیا گیا، تاکہ طلبہ عصری مسائل پر بھی روشنی ڈال سکیں۔[3]

مقامی علمی ماحول نے بھی تدریس اور تحقیق میں اہم کردار ادا کیا۔ علمی مجالس، درس و تدریس کے اجلاس، اور مقامی اداروں کی حوصلہ افزائی نے طلبہ اور علماء کے درمیان فکری رابطہ مضبوط کیا اور تدریس کے اثرات کو علمی، فکری اور معاشرتی جہات میں وسعت دی۔

علوم الحدیث کی تدریس کے فکری اثرات

طلبہ اور علماء کی فکری تربیت

سیالکوٹ میں علوم الحدیث کی تدریس نے طلبہ اور علماء کی فکری تربیت میں نمایاں کردار ادا کیا ہے۔ تدریس کے ذریعے طلبہ کو نہ صرف نصوص و متون کی علمی تفہیم حاصل ہوئی بلکہ انہیں تنقیدی سوچ، تجزیاتی صلاحیت، اور تحقیقی مہارتیں

بھی حاصل ہوئیں۔ اس تربیت کا اثر علمی مباحث، تدریسی مباحثہ اور تحقیقی مقالہ نویسی میں واضح طور پر دیکھا جاسکتا ہے۔[4]

عصری مسائل کے حل میں فکری رہنمائی

حدیثی تدریس نے عصری مسائل جیسے اخلاقی بحران، معاشرتی چیلنجز اور بین المذاہب تعلقات میں فکری رہنمائی فراہم کی۔ طلبہ اپنے علمی پس منظر کو جدید مسائل کے حل کے لیے استعمال کرتے ہیں، جس سے حدیثی تعلیم کے عملی پہلوؤں کو فروغ ملا۔[5]

فقہ، اخلاقیات، معاشرتی اصلاحات اور بین المذاہب تعلقات میں اثر

تدریس نے طلبہ کو فقہی اور اخلاقی اصولوں کی بنیاد پر معاشرتی اصلاحات کے لیے تیار کیا۔ بین المذاہب تعلقات، سماجی انصاف، اور اخلاقی رویوں پر بھی تدریسی اثرات نمایاں ہیں۔ طلبہ اپنی عملی زندگی میں ان علمی اثرات کو استعمال کرتے ہوئے معاشرت میں مثبت کردار ادا کرتے ہیں۔[6]

تدریس کے ذریعے فکر اور بصیرت کی نشوونما

سیالکوٹ کے مدارس اور جامعات میں تدریس نے طلبہ میں فکر و بصیرت کی نشوونما کو ممکن بنایا۔ طلبہ نہ صرف علمی مواد کو یاد کرتے ہیں بلکہ اس کے تجزیے، تنقید اور عملی اطلاق پر بھی عبور حاصل کرتے ہیں۔ اس طرح تدریس نے فکری صلاحیتوں کو مضبوط کرتے ہوئے علمی ماحول میں تحقیق و تفہیم کی حوصلہ افزائی کی۔[7]

علوم الحدیث کی تدریس کے معاشرتی اثرات

مقامی معاشرت میں اسلامی تعلیمات کی عملی افادیت

سیالکوٹ میں علوم الحدیث کی تدریس نے مقامی معاشرت میں اسلامی تعلیمات کے عملی نفاذ کو فروغ دیا ہے۔ تدریسی نصاب اور علمی مباحث نے طلبہ کو دین کی عملی رہنمائی فراہم کی، جس کا اثر معاشرت میں عدل و انصاف، اسلامی اخلاق اور سماجی ہم آہنگی کے فروغ میں نظر آتا ہے۔[8]

معاشرتی رویوں اور اخلاقی معیار پر اثرات

حدیثی تدریس نے طلبہ اور عوام کی اخلاقی تربیت میں نمایاں کردار ادا کیا۔ یہ تربیت نہ صرف ذاتی کردار کو مضبوط کرتی ہے بلکہ معاشرتی رویوں میں بھی مثبت تبدیلیاں لاتی ہے۔ طلبہ نے اپنی علمی تربیت کے ذریعے معاشرت میں عدل، دیانتداری اور رواداری جیسے اقدار کو فروغ دیا۔[9]

OPEN ACCESS
CC BY

تدریسی پروگرامز کے ذریعے طلبہ کے سماجی کردار کی مضبوطی:

مدارس اور جامعات میں منظم تدریسی پروگرامز نے طلبہ کے سماجی کردار کو مستحکم کیا۔ طلبہ نہ صرف علمی تربیت حاصل کرتے ہیں بلکہ سماجی فلاح و بہبود، کمیونٹی سروس، اور اخلاقی تربیت میں بھی حصہ لیتے ہیں۔ اس سے نہ صرف فرد بلکہ کمیونٹی کی ترقی میں بھی اضافہ ہوا۔[10]

مدارس وجامعات کی کمیونٹی پر مثبت اثرات

سیالکوٹ کے مدارس اور جامعات نے مقامی کمیونٹی میں تعلیم، تربیت اور رہنمائی کے ذریعے مثبت اثرات مرتب کیے ہیں۔ ان اداروں نے علمی ماحول کو فروغ دیا، سماجی روابط کو مضبوط کیا، اور معاشرت میں اسلامی اصولوں کے مطابق رہنمائی فراہم کی۔[11]

تدریس کے اثرات کا تقابلی تجزیہ

جامعات اور مدارس میں تدریسی رجحانات کا موازنہ

سیالکوٹ کے مدارس اور جامعات میں علوم الحدیث کی تدریس کے رجحانات مختلف انداز میں نظر آتے ہیں۔ جامعات میں تدریس تحقیقی محوریت اور عصری مسائل کے تجزیے پر مرکوز ہوتی ہے، جبکہ مدارس میں روایت، درسِ نظامی، اور تخصص فی الحدیث کے اصولوں پر زیادہ زور دیا جاتا ہے۔ اس تقابلی جائزے سے واضح ہوتا ہے کہ دونوں اداروں میں تدریس کے طریقہ کار اور علمی ماحول میں فرق موجود ہے، لیکن مشترکہ مقصد طلبہ کی علمی اور فکری تربیت ہے۔[12]

نصاب، اسلوب، اور تحقیقی معیار کا تقابل

نصاب کے لحاظ سے جامعات میں تدریسی مواد جدید تحقیق، شروح اور تراجم پر مشتمل ہوتا ہے، جبکہ مدارس میں نصاب زیادہ تر روایت، تخریج اور جرح وتعدیل پر مرکوز ہوتا ہے۔ اسلوب اور تحقیق معیار کے لحاظ سے بھی جامعات میں علمی تجزیہ، تحقیقی مقالہ نویسی، اور تنقیدی سوچ کو فروغ دیا جاتا ہے، جبکہ مدارس میں نصوص کی درستگی، حفظ و ادراک اور عملی تدبر کو ترجیح دی جاتی ہے۔[13]

مضبوط پہلو: روایت، علمی معیار، جدید مسائل کی شمولیت

مضبوط پہلو یہ ہے کہ مدارس و جامعات دونوں میں علمی روایت اور معیار برقرار رکھا گیا ہے۔ جامعات میں جدید مسائل کو نصاب میں شامل کر کے تحقیق کی افادیت بڑھائی گئی، اور مدارس میں حدیثی اصولوں کی تربیت اور تحقیق کو مسلسل

فروغ ملا۔[14]

کمزور پہلو: نصاب یا تدریسی وسائل میں محدودیت

کمزور پہلو یہ ہے کہ بعض مدارس اور جامعات میں نصاب میں جدید وسائل اور تحقیق کے جدید آلات کی کمی دیکھی گئی ہے۔ تدریسی مواد کی محدودیت اور تحقیقی سہولیات کی کمی بعض اوقات تدریسی اثرات کو محدود کر دیتی ہے۔[15]

نتائج اور اہم مشاہدات

سیالکوٹ میں علوم الحدیث کی تدریس کے مطالعے سے یہ واضح ہوتا ہے کہ تدریس کے اثرات علمی، فکری اور معاشرتی تینوں جہات میں نمایاں ہیں۔ علمی سطح پر، تدریس نے طلبہ اور علماء کو حدیث کے اصول و قواعد، شروح و تراجم، اور جرح وتعدیل کے شعبوں میں مہارت فراہم کی ہے۔ اس سے نہ صرف تحقیق کی افادیت میں اضافہ ہوا بلکہ علمی معیار بھی مضبوط ہوا۔

فکری اثرات کے لحاظ سے، تدریس نے طلبہ اور علماء کی فکری تربیت میں اہم کردار ادا کیا۔ عصری مسائل کے حل، معاشرتی رویوں کی درستگی، اور فکری بصیرت کے فروغ میں تدریس مؤثر رہی۔[16]
طلبہ نے نصاب و تدریس کے ذریعے تنقیدی سوچ اور علمی تجزیہ حاصل کیا، جس سے علمی ماحول میں فکری نشو و نما ممکن ہوئی۔

معاشرتی اثرات کے حوالے سے، مدارس و جامعات نے مقامی کمیونٹی میں مثبت کردار ادا کیا۔ تدریسی پروگرامز نے طلبہ کے سماجی کردار کو مضبوط کیا اور اسلامی اخلاقیات و اصولوں کے فروغ میں مدد دی۔[17]

یہ اثرات نہ صرف فرد بلکہ مجموعی کمیونٹی پر بھی مرتب ہوئے، جس سے معاشرت میں اصلاح و ہم آہنگی کو فروغ ملا۔

جامعات اور مدارس کی مشترکہ خدمات اس امر کی عکاس ہیں کہ دونوں ادارے علوم الحدیث کی تدریس اور تحقیق کے فروغ میں یکساں اہم کردار ادا کر رہے ہیں۔ دونوں میں نصاب و تدریس کے طریقہ کار، تحقیقی معیار اور علمی ماحول کے مختلف پہلو موجود ہیں، لیکن مشترکہ مقصد طلبہ کی علمی، فکری اور اخلاقی تربیت ہے۔

موجودہ مطالعے سے یہ بھی مشاہدہ ہوتا ہے کہ تدریسی نظام میں اصلاحات اور جدید رجحانات کی ضرورت ہے۔ جدید علمی وسائل، تحقیقی سہولیات، اور نصاب میں عصری مسائل کی شمولیت تدریس کے اثرات کو مزید مؤثر بنا سکتی ہے۔ اس کے علاوہ، مشترکہ علمی فورمز اور ورکشاپس کے ذریعے تدریسی معیار اور تحقیق کے فروغ کو یقینی بنایا جا سکتا ہے۔

سیالکوٹ میں علوم الحدیث کی تدریس نے علمی، فکری اور معاشرتی تمام جہات میں نمایاں اثرات مرتب کیے ہیں۔ علمی لحاظ سے، تدریس نے طلبہ اور علماء کو حدیث کے اصول و قواعد، شروح، تراجم اور جرح وتعدیل میں مہارت فراہم کی، جس سے تحقیق کے معیار میں اضافہ اور علمی روایت کے تسلسل کو فروغ ملا۔ فکری سطح پر، تدریس نے طلبہ میں تنقیدی سوچ، فکری بصیرت اور عصری مسائل کے حل کی صلاحیت پیدا کی۔ تدریسی نصاب اور ورکشاپس کے ذریعے طلبہ کی فکری تربیت میں اضافہ ہوا، جس سے نہ صرف علمی ماحول مضبوط ہوا بلکہ معاشرت میں شعور و بصیرت بھی بڑھی۔

OPEN ACCESS
CC BY

معاشرتی اثرات کے لحاظ سے، مدارس اور جامعات نے کمیونٹی میں اسلامی تعلیمات کی عملی افادیت، اخلاقی رویوں کی بہتری، اور سماجی ہم آہنگی میں کردار ادا کیا۔ طلبہ اور علماء نے علمی تربیت کے ذریعے معاشرتی اصلاحات میں حصہ لیا، جس سے مقامی معاشرت میں مثبت تبدیلیاں آئیں۔ مستقبل میں، تدریسی تحقیق کے امکانات وسیع ہیں۔ جدید علمی وسائل، ڈیجیٹل لائبریریاں، تحقیقی ورکشاپس، اور مشترکہ علمی فورمز کے ذریعے تدریس اور تحقیق کو مزید مستحکم اور مؤثر بنایا جا سکتا ہے۔ اس سے نہ صرف علمی معیار بلند ہوگا بلکہ فکری اور معاشرتی اثرات کو بھی مزید فروغ حاصل ہوگا۔

سفارشات

مطالعے کے نتائج کی روشنی میں یہ سفارشات پیش کی جاتی ہیں تاکہ سیالکوٹ میں علوم الحدیث کی تدریس کے اثرات کو مزید مؤثر اور مستحکم بنایا جا سکے:

تدریسی نصاب میں جدید علمی رجحانات اور عصری مسائل کو شامل کرنا ضروری ہے۔ نصاب کو وقت کے تقاضوں کے مطابق اپ ڈیٹ کیا جائے اور تدریسی وسائل میں جدید تحقیقاتی مواد، کتب و رسائل، اور تحقیقی آلات کی فراہمی یقینی بنائی جائے۔

جامعات اور مدارس کے درمیان مشترکہ علمی فورمز اور ورکشاپس کے انعقاد سے تدریس و تحقیق کے معیار کو فروغ دیا جا سکتا ہے۔ یہ فورمز طلبہ اور علماء کے لیے علمی تبادلے، تجزیہ، اور تحقیق کی حوصلہ افزائی کا مؤثر ذریعہ ہیں۔

تحقیق اور تدریس کے معیار کو بلند کرنے کے لیے معیاری تحقیقی مقالہ نویسی، علمی رہنمائی، اور تدریسی اسلوب میں بہتری لانا ضروری ہے۔ اس سے علمی معیار اور تحقیقی افادیت دونوں میں اضافہ ہوگا۔

جدید علمی وسائل، ڈیجیٹل لائبریریاں، آن لائن تحقیقی رسائل اور تحقیقاتی ڈیٹا بیسز کا استعمال تدریس و تحقیق کی افادیت میں اضافہ کرے گا۔ اس سے طلبہ اور علماء کو تحقیق کے نئے مواقع اور مواد تک آسان رسائی حاصل ہوگی۔

تربیتی پروگرامز کے انعقاد سے طلبہ میں فکری بصیرت اور معاشرتی شعور کو مضبوط کیا جا سکتا ہے۔ عملی ورکشاپس، اخلاقی تربیت، اور کمیونٹی سروس کے پروگرامز سے تدریس کے فکری اور معاشرتی اثرات میں اضافہ ہوگا۔

مصادر و مراجع

سلفی، محمد اسماعیل، تاریخ حدیث و محدثین، لاہور، مکتبہ سلفیہ، 1992

ظفر، عبدالرؤف، علوم الحدیث، لاہور، ادارہ اسلامیات، 2005

عثمانی، محمد تقی، درس حدیث، کراچی، مکتبہ معارف القرآن، 2006

غازی، محمود احمد، محاضرات حدیث، لاہور، القلم پبلی کیشنز، 2010

قاسمی، غلام مصطفیٰ، برصغیر میں علوم الحدیث، کراچی، مکتبہ دارالعلوم، 1998

الکوثری، محمد زاہد، مقالات الکوثری، کراچی، مکتبہ نوریہ رضویہ، 2003

1 محمد اسماعیل سلفی، تاریخ حدیث و محدثین، لاہور، مکتبہ سلفیہ، 1992، ص 156

2 محمد تقی عثمانی، درس حدیث، کراچی، مکتبہ معارف القرآن، 2006، ص 73

3 عبدالرؤف ظفر، علوم الحدیث، لاہور، ادارہ اسلامیات، 2005، ص 89

4 محمد زاہد الکوثری، مقالات الکوثری، کراچی، مکتبہ نوریہ رضویہ، 2003، ص 198

5 غلام مصطفیٰ قاسمی، برصغیر میں علوم الحدیث، کراچی، مکتبہ دارالعلوم، 1998، ص 145

6 عبدالرؤف ظفر، علوم الحدیث، لاہور، ادارہ اسلامیات، 2005، ص 95

7 محمد تقی عثمانی، درس حدیث، کراچی، مکتبہ معارف القرآن، 2006، ص 81

8 محمد اسماعیل سلفی، تاریخ حدیث و محدثین، لاہور، مکتبہ سلفیہ، 1992، ص 162

9 محمود احمد غازی، محاضرات حدیث، لاہور، القلم پبلی کیشنز، 2010، ص 125

CC BY

10 غلام مصطفیٰ قاسمی، برصغیر میں علوم الحدیث، کراچی، مکتبہ دارالعلوم، 1998، ص148

11 محمد زاہد الکوثری، مقالات الکوثری، کراچی، مکتبہ نوریہ رضویہ، 2003، ص210

12 محمد تقی عثمانی، درس حدیث، کراچی، مکتبہ معارف القرآن، 2006، ص85

13 محمد زاہد الکوثری، مقالات الکوثری، کراچی، مکتبہ نوریہ رضویہ، 2003، ص215

14 عبدالرؤف ظفر، علوم الحدیث، لاہور، ادارہ اسلامیات، 2005، ص100

15 محمد اسماعیل سلفی، تاریخ حدیث و محدثین، لاہور، مکتبہ سلفیہ، 1992، ص170

16 محمد زاہد الکوثری، مقالات الکوثری، کراچی، مکتبہ نوریہ رضویہ، 2003، ص220

17 غلام مصطفیٰ قاسمی، برصغیر میں علوم الحدیث، کراچی، مکتبہ دارالعلوم، 1998، ص155

CC BY